بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

اشرف المخلوقات کی شرافت پر نظر غور کرنے سے یہ ثابت ہوا کہ انسان اور جملہ مخلوقات
کی وجہ شرافت علم ہے انسان اگر علم نہ جانتا ہو تو اس کو جانورون پر ترجیح نہین ہے کیونکہ کھانے
پینے جاگنے چلنے پھرنے غم غصہ بخ وغیرہ مین سب برابر ہین۔ البتہ اتنا فرق ہے کہ وہ چار پاؤن
سے چلتے ہین اور وہ دو پاؤن سے۔ وہ انسان کے مانند بات چیت نہین کرتے۔ اگر وہ ان کے
مانند بات نہین کرتے تو یہ بھی ان کی گفتگو کب سمجھتے ہین۔ یہ پھل کھاتے ہین تو وہ درخت۔ گھاس
کھاتے ہین۔ کسی بات مین وہ ان سے کم نہین ہین۔ اگر کمی اور وجہ تفریق ہی تو صرف علم کی۔ بقول
سعدی بلبل شیرازی۔ بہ نطق آدمی بہتر است از دواب ٭ دواب از تو بہ گر نہ گوئی ثواب۔
انسان کو کامل صرف علم بناتا ہے۔ خدا کو اسی کے ذریعہ سے پہچانتے ہین یہ ایسی دولت ہے جسکو
زوال نہین نہ کوئی چور لیجا سکتا ہے نہ کوئی دشمن چھین سکتا ہے استعمال سے بڑھنا اسی کا کام ہے اسی کے ذریعہ
سے انسان تمام دنیا کی گھر بیٹھے سیر کرسکتا ہے جن کے ہڈیون کا نشان تک معلوم نہین ان کے
خیالات اور حالات سے واقف اور مستفیض ہوتا ہے۔ جو لوگ یہ دولت رکھتے ہین وہ محتاج الیہ
ہین اور جو اس سے محروم ہین ان کو آدمی کہنا خلاف انسانیت اور حق تلفی ہے۔ عقلا اور مدبرین

ہمیشہ جہلا کو ذلیل سمجھتے آئے ہین۔ ایک عاقل کو ایک بڑے دولتمند جاہل کے یہان تھوکنے کی
ضرورت ہوئی اسکے منہ پر تھوک دیا اور کہا کہ مین نے یہان کوئی اور چیز اس قابل نہ پائی جسپر
تھوکتا جسکو دیکھا نہایت نفیس تھی البتہ تیرا منہ اس کے لائق تھا۔

دولت اگرچہ بظاہر ذی وقعت شے ہے لیکن حقیقت مین معزز نہین ہے۔ علم ہے اگرچہ
افلاس نہ جائے۔ لیکن علم کی خوبیون مین کوئی کلام نہین ہوسکتا۔ عالم و جاہل کو اگر مٹی اور سونے
سے تعبیر کرین تو خلاف نہین بلکہ اس سے بھی بڑا فرق ہے علما مثل انبیا بنی اسرائیل کہے گئے
ہین۔ انسان کو اگر کوئی چیز سچی انسانیت بتلا سکتی ہے تو وہ علم ہے۔ جاہل کی زندگی جانورون
سے ہرگز ممتاز نہین ہوسکتی۔ جہان تک علم کی تعریف اور جہل کی برائیان کی جائین کم ہین۔ علم
کی کوئی تخصیص نہین ہے ہر شخص پر یکسان پرتو ڈالتا ہے البتہ اسکی خصوصیات جدا جدا ہین
کرالین۔ عورت و مرد سب علم کے محتاج ہین۔ یون تو تعلیم کی کوئی حد مقرر نہین کی جاسکتی۔
لیکن تاہم وضاحت بیان کے لئے میرے رائے ہے کہ عورتون کو ضروری تعلیم مذہب کے
بعد طب۔ ریاضی۔ دستکاری۔ امور اخلاق سے کم و بیش ضرور آگاہی حاصل کرنا چاہیے
کیونکہ بغیر ان کے عورتین ہرگز اپنے گھر کا انتظام نہین کرسکتین انتظام تو درکنار بغیر ان کے وہ اپنے
خاوند کو بھی راضی نہین کرسکتین۔ حق و باطل کی تمیز اولاد کی باقاعدہ تربیت اصولی پرورش و
تعلیم تو ایک امر اہم ہے۔

باوجودیکہ علم کی عام طور سے رواج ہوچلا ہے اکثر مستورات عورتین علم کی طرف مائل ہین لیکن
ابھی تک بہت کم کتابین ان کی ضرورتون کے لائق لکھی گئی ہین۔ کتب بینی کا شوق اگر ہوتا بھی ہے تو
گل بکاولی، زہر عشق وغیرہ مخرب اخلاق کتابون کے سوائے بہت کم کتابین اونکے ہاتھون مین نظر آتی ہین
اسلئے ایک اخلاقی کتاب کا دیکھا جانا ان کے غم غلط کرنے کے سوائے عمدہ مشورہ بھی دے اور محنت و

جفاکشی سکھلائے) مرتب کرنا ضروری سمجھا گیا۔ انشاء اللہ اس کتاب کے مطالعہ سے اخلاق
درست ہوگا اور کاروبار اور کل ضروری امورات دنیوی سے بخوبی واقفیت ہوجائیگی ایک
کم عمر لڑکی بڑے سے بڑے گھر کی سربراہی کر سکے گی۔ بس کتاب میں عورتوں کی تعلیم و
تربیت وغیرہ کے سوائے اور بہت سی ضروریات پر بحث کی گئی ہے ایک جاہل اور پڑھی
لکھی عورت میں جو فرق ہے وہ پورا پورا دکھایا گیا ہے اس کے مطالعہ سے عورتیں واقف
اور تجربہ کار ہوکر علم و محنت کی شوقین ہوجائینگی وہ اپنے خاوند کو عزت کی نظر سے دیکھینگی بات
بات پر رنجش اور جھگڑے سے بچ سکینگی۔ اپنے اولاد کی تربیت بخوبی کرلینے پر آمادہ ہوجائیگی
غرض یہ کتاب عورتوں کو ایک اچھے معلم کا کام دیگی تنہائی میں دل بہلا سکیگی۔ عقلا اور مدبرین سے
التماس ہے کہ اپنے بچوں عورتوں کو اس کے دیکھنے کا شوق دلائیں اس کے بعد اس
کتاب کا فرض ہوگا کہ ان کی پوری اصلاح کرے۔ اگر آپ لوگ بالفعل پسند نہ فرمائیں گے
تو یاد رہے کہ ایک روز یہ اپنی خوبیاں بتاکے آپ کی نظر میں مقبول ہوکے رہیگی لیکن
جتنے روز آپ سے دور رہے گی اسوقت تک کے فائدوں سے بھی بے خبر رکھیگی۔ یہ کتاب
جسقدر دل سوزی سے لکھی گئی ہے امید تو ہے کہ اس سے بھی زیادہ قابل قدر اور عمل
ثابت ہوگی ؎

حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن است و بس — در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید

اس پر عمل کرنا اور اہل حاجت تک پہونچانا دوسروں کا فرض ہے میں اپنے فرض سے
سبکدوش ہوتا ہوں۔ دوسروں کو اختیار ہے۔ یہ کتاب کسی فرقہ یا گروہ یا مذہب سے
تعلق نہیں رکھتی۔ عام انسانی فائدے سے متعلق ہے۔ زندگی کا ایک اچھا راستہ بتانے
سے کام رکھتی ہے۔ اگر بچوں خصوصاً عورتوں کی تعلیم میں داخل کردیجائے تو بہت مناسب

ہوگا۔ ہرایک عورت کو اس کتاب کا دیکھنا نہایت ضروری ہے ان کی خیرخواہی اور اصلاح
اسکا فرض ہے۔ چونکہ انسان مدنی الطبع پیدا کیا گیا ہے ایک کی ضرورتین دوسرے سے
وابستہ ہین۔ بغیر ایک دوسرے کی مدد کے ایکدم زندگی بسر نہین کرسکتا۔ کہانے پینے لباس
مکان تمام چیزون مین دوسرے کا محتاج ہے کسی پر اختیار اور قدرت بہی نہین رکہتا یہ
صرف انتظام خداوندی ہے کہ ایک کی ضرورتین دوسرے کے ساتہہ وابستہ کرکے اس اہم
کو پورا کیا۔ اگر ایسا نہوتا تو دنیا کے کاروبار نہ چل سکتے۔ جب سب ایک دوسرے کے محتاج
ہین۔ اور آزاد بہی تو اس حالت مین اس سلسلہ کو قائم رکہنے اور باہم ملکر چلنے کی بہت
ضرورت ہے۔ قدرت نے ضرورت ہی کو اس امر کا انتظام دے رکہا ہے ہر شخص اپنی ضرورت
کی وجہ سے دوسرے سے بہ سلوک پیش آئیگا۔ اس کے بعد ایک خاص قوت ایمانی
دیکر ہدایت کی اور ظاہری بادشاہ مقرر کئے تاکہ ایک دوسرے مین جہگڑا لڑائی نہونے دین
اور پوری خبر رکہین۔ ایک قوت عقل کی بہی دی جس سے پوری طرح سے سمجہہ سکین اور
برائی سے بچین۔ جانور اس سے بری سمجہے جاتے ہین۔ ان کو کوئی ضرورت نہین کہ ایک
دوسرے کے محتاج رہین۔ لیکن کسی قدر یہ انتظام ان مین بہی پایا جاتا ہے۔ اپنے جوڑے
کے ساتہہ سب اسیطرح سے زندگی بسر کرتے ہین۔ اپنے گروہ کے ہمدرد ہوتے ہین۔ جب
ایک پر کوئی مصیبت آتی ہے تو سب اس کے شریک ہوکے اگر کچہہ نہین ہوسکتا تو اظہار
تاسف ہی کرتے ہین۔ جب جانورون کی یہ حالت ہے تو انسان کو بہت زیادہ میل
ملاپ ہمدردی کی ضرورت ہے۔ دو انسان جن کی ضرورتین ایک دوسرے کے ساتہہ
بندہی ہین۔ ان کا فرض ہے کہ ایک دوسرے کی حالت سے آگاہ رہین تاکہ سچے لطف
سے زندگی بسر کرسکین۔ عورت و مرد پر شادی ہوجانے کے بعد ایک دوسرے کی ہمدردی

وہی غنیمت ہے۔ اگر ابتدا ہی میں اُن کا خیال پڑھنے لکھنے کے طرف مائل ہو جائے گا تو وہ
اپنے بچہ کو کھلاتے کھلاتے اپنا کام کر لینگی۔ اُن کے علمی مشغلہ کی وجہہ سے اولاد میں بھی وہی اثر
ہوگا۔ اسلئے عورتوں کو علم کی سخت ضرورت ہے۔ عورت جب تک پڑھی لکھی نہوگی اُس کے
بچے میں علم کی صلاحیت نہیں آسکتی ایسی اولاد کبھی پڑھ نہیں سکتی۔ اگرچہ جبر اور محنت سے کچھ
پڑھ بھی لے لیکن علم سے کوئی مناسبت پیدا ہونا دشوار ہے۔ اس زمانہ میں عام طور سے تعلیم
کا خیال ہوتا جاتا ہے بقول صادق القول کے (الناس علیٰ دین ملوکہم) روز بروز شرفا
علم کے خیال سے دور دراز ملکوں سے اپنے مثل کو تلاش کراتے ہیں۔ کوئی صرف تعلیم یافتہ
عورت کی خواہش سے عیسائی ہو جاتا ہے اور کوئی کچھہ جسکو دیکھو علم کا خواہشمند ہے۔ یہ نیرنگ زمانہ
کا دور دورہ ہے۔ اگر اسوقت بھی ہم اپنی پیاری لڑکیوں کو نہ پڑھائینگے تو گویا ان کے ساتھہ ظلم پر
کمر بستہ ہیں اور یہ کسی طرح سے رسم دختر کشی سے کم نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ
علم دوست خاوند شاید ان کو مل سکے اگر مل بھی جائے تو ناخواندہ جلیس کو پسند کرنا دشوار ہے

ریگ در کفش بشو در شلوار مو — بہتر از ہمنشین ناہموار

۵

جاہل اور عالم کا ساتھہ کیونکر رہ سکتا ہے۔ کند ہمجنس باہمجنس پرواز۔ کبوتر با کبوتر باز با باز
پڑھی لکھی عورت کے ساتھہ زندگی عمدہ طور سے بسر ہوگی۔ ایک دوسرے کے خیالات
سے فائدہ اٹھا سکینگے۔ مزاج داں ہونگے۔ علم کی روشنی کی وجہہ سے بہت سی برائیوں سے
بچے رہینگے اگر کوئی وقت پڑ جائے گا تو زندگی عزت سے بسر کر سکینگی۔ عورت اپنے علم کی
وجہہ سے محتاج الیہ ہوگی۔ علم چونکہ نور اور خدا کی رحمت ہے بہت سی برائیوں سے روکے گا
تعلیم یافتہ عورتیں اپنے خاوندوں کا ہاتھہ بٹا سکینگی جس کی وجہہ سے ایک دوسرے میں

محبت و اتفاق زیادہ ہوگا۔ کفایت شعاری جو امور خانہ داری کے واسطے ضروری ہے بغیر کوئی علم کی حاصل نہین ہوسکتی اگر وہ حساب دان یا لکھنے پر قادر ہونگی تو روزمرہ کے خرچ کا کیون کر حساب کر سکینگی۔ انسان کا ل علم و ہنر سے ہوتا ہے چاندی سونا فی الحقیقت زینت کی چیز نہین ہین انکے حاصل کرنے اور حفاظت مین جو دقتین ہوتی ہین وہ اس کی خوبیون سے بدرجہا زائد ہین۔ ران کو نیند نہین آتی طرح طرح کی زحمتین روزانہ سامنے آتی ہین جو دولت علم سے بہرہ یاب ہین ان کی زینت و آرام کا کیا کہنا نہ حفاظت کی ضرورت نہ خرچ کرنے سے کم ہو۔ عقلمند کبھی علم کے زیور پر چاندی سونے کے بیکار زیور اور آرائش کو ترجیح نہین دے سکتا۔

جو لوگ زیور نہین پہنتے کیا ان کی عزت نہین ہوتی ہم یہ نہین کہتے کہ زیور ہمارے کہنے سے چھوڑ دئے جائین لیکن یہ ضرور کہینگے کہ شرافت اور خوبی آرام علم کے زیور سے ہے چاندی سونا نہایت عارضی خوبی پیدا کرتے ہین جب کسی وجہ سے زیور نہ رہیگا تو بدن سونا اور بے رونق ہوجائیگا۔ زیور علم بے زوال ہے اسمین کسی طرح سے کمی نہین ہوتی۔ ضرورت کے وقت اس زیور سے زیادہ کام دیتا ہے۔ دنیا کی جو ضرورتین ہین وہ سب بغیر علم کے پوری نہین ہوسکتین۔ اس کتاب کا یہی مقصد ہے کہ علم کی ترغیب دلائی جائے۔ معاشرت کی درستی کی چند باتین بتائی جائین چونکہ کل اسباب علم جاننے پر موقوف ہین۔ لہذا علم کے حاصل کرنے مین جہان تک ہوسکے کوشش کرین۔ علم پڑھنے کے بعد ہر شخص کی عقل زیادہ ہوجاتی ہے۔ جو لوگ ضعیف خیالات پیدا کرکے عورتون کو علم سے محروم رکھتے ہین وہ سمجھ لین کہ علم خود ہی سمجھنے کی تعلیم دیگا۔ علم کے فوائد حد سے زائد ہین جہانتک اسکی ضرورت اور تعریف بیان کیجائے کم ہے ہر شخص اس کی ضرورت اور فائدہ سے آگاہ ہے۔ اور کم و بیش اسکے حاصل کرنے کی خواہش بھی رکھتے ہین۔ مضمون کتاب کے طرف توجہ کرتے ہوئے اہل علم سے معذرت کرتا ہون کہ مین نہ وسیع العلم ہون اور نہ یہ کتاب اظہار قابلیت کے لئے لکھی ہے۔ عورتون کے لئے اس قسم کے مضمون کی زیادہ

ضرورت دیکھکر چند عام فہم اور ضروری مضامین اس کتاب مین لکھدیے تاکہ کم از کم روزمرہ کی باتون سے
تو واقف ہوجائین اور بیکاری مین اپنا وقت ضائع نہ کرین۔

جو ذی علم عورت و مرد اپنے قابل کوئی نئی بات نہ پائین وہ عیب جوئی اور بدگوئی سے معاف
رکھین۔ یہ مسائل کم علمون کے لئے لکھے گئے ہین علمی مسائل عمدہ عمدہ عبارت مین بہت موجود ہین لیکن
ہماری عورتین ان کی پڑہنے اور سمجھنے کی پوری لیاقت نہین رکھتین۔ اگر چند عورتین انکو سمجھہ بھی سکین تو
کیا ہوسکتا ہے۔

عورتون کی حالت پر نظر کرتے ہوئے یہ رسالہ بہت مفید ہے۔ امید ہے کہ اہل علم نظر انصاف
سے ملاحظہ فرماکر اپنے متعلقین کو اسکی پڑہنے اور عمل کرنے کی ترغیب دین گے۔ اس کتاب مین
تمام وہ باتین بتائے گئے ہین جن کی پابندی سے انسان ہر دلعزیز ہوکر دین و دنیا کی فلاح حاصل کرسکتا ہے

پہلا باب

مزاج کی خوبی اور اوسکی اصلاح کے بیان مین

جہان رام ہوتا ہے میٹھی زبان سے
نہین لگتی کچھہ اس مین دولت زیادہ

عورت جب اپنی مرد کی یہان جاتی ہے تو اوس کی مزاج کی دریافت کی کوشش کی جاتی ہے۔ اگر نیک مزاج ہوئی تو ہر شخص تعریفین کرتا عزت اور وقعت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ نیک مزاج عورت جس گھر مین جائیگی اوس گھر کو روشن کر دیگی بہت سے لوگ اوس کے مداح ہون گے اگرچہ اوسکا خاوند بدمزاج ہی ہو اسکی نیکی مزاجی سے نیک مزاج ہو جائیگا۔ جب عورت کسی بات پر نیک مزاجی سے پیش آتی ہے تو اوس کے مرد کو اوسکا بہت خیال ہوتا ہے۔ اور آئندہ سے احتیاط کرتا ہے۔

عورت اگرچہ خوبصورت نہ ہو لیکن نیک مزاجی کی وجہ سے ہر دل عزیز رہتی ہے صورت متعدی شئے نہین ہے۔ مزاج متعدی ہے اسکا اثر دوسرون پر ہوتا ہے۔ ایک مزاج کی خوبی کی وجہ سے بڑے بڑے کام نکلتے ہین۔

باتون سے ہنسی آوے پرہیز کرین قہقہہ نہ لگائین۔

اپنے خاوند کی باتین کسی سے نہ کہین۔ اگر اُن کے عیب پر بھی اطلاع ہو جائے خود تک محدود رکھین اپنے سے بھی بھول کر نہ کہین۔ اگرچہ خاوند کتنا ہی مہربان رحم دل ہو انکی باتون کا خیال رکھین اس سے زیادہ اصرار نکرین اپنا حق نہ جتائین اس کی غلطیون پر شرمندہ نہ کرین بلکہ مناسب طریقہ سے آگاہ کردین۔

کوئی بات یا فرمائش سختی سے نہ کرین۔ گفتگو مین اس کی رغبت کا خیال رکھین۔ پڑوسیون اور ہمجنسون سے بیکار باتین نہ کرین۔ اپنے ضروری کاروبار خانگی سے فارغ ہو کر کسی علمی شغل مین بسر کرین۔ غرض ہر شخص کو عموماً اور عورتون کو خصوصاً آداب گفتگو کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ورنہ وہ بات بیکار ہو گی اور برا نتیجہ پیدا کرے گی۔ اولاد پر بہت خراب اثر پڑے گا۔ دنیا مین بہت سی عورتین ہین جو صرف اپنی بے قاعدہ گفتگو یا بدزبانی کی وجہ سے اپنے عیش و آرام سے بے خبر ہین۔ نہ صرف اپنے خاوند ہی کے نگاہ مین۔ بلکہ عزیز و اقارب اور تمام زمانہ کی نظرون مین ذلیل و خوار ہین۔ ان کے وجود سے پڑوسیون کو بھی ایک قسم کی تکلیف ہوتی ہے۔

عورتون کو اپنی شیرین کلامی اور سچ سے دوسرے کو فائدہ پہنچانا چاہئے۔ ناگوار ہونیوالی سچی بات بھی نہ کہین۔ کسی کو خوش کرنے کے واسطے جھوٹ نہ بولین۔

تیسرا باب - اسباب زینت مین

اکثر عورتین زینت کے معنی نہین جانتین ان کا خیال ہے کہ زینت صرف لباس کے رنگ برنگ خراش وتراش زیور کی چمک دمک مسی پان سرمہ کاجل کنگی چوٹی - سونا چاندی کی خوبیون پر منحصر ہے - جن عورتون مین یہ باتین نہین ہین وہ بری ہین دلداری کے اسباب نہین رکھتین - عورتون کی خوبی صرف بناؤ سنگار اور صورت ہی سے نہین ہے - وہ نیک مزاجی - ہمدردی اور محبت سے زیادہ عزیز اور پسندیدہ ہو جاتی ہین - لازوال خوبی یا اچھا اور نہ کم ہونے والا زیور عاجزی - فرمانبرداری نرمی - مہربانی - خوش خلقی - ہمدردی - صبر - ادب - تحمل - رضا ہین - لباس مین عورتین اسقدر مصروف رہتی ہین کہ لباس کی اصلی خوبی جاتی رہتی ہے - لباس کی اصلی غرض ستر اور آرام بدن ہے - تیسرے عارضی غایت زینت ان دونون سے خود پیدا ہو جاتی ہے لیکن اسوقت وہی غرض اصلی سمجھی جاتی ہے -

بھاری لباس کبھی آرام نہین دیسکتا اس کی حفاظت مین بڑی بڑی دقتین ہونگی - سادہ لباس کم خرچ و آرام دہ ہوتا ہے ہر وقت اسکی فکر نہین رہتی اور جلد جلد صاف بھی ہو سکتا ہے - اسکے علاوہ ہلکے لباس سے فرحت ہوتی ہے - اسوقت کی عورتین زیور کی نہایت دلدادہ ہین - زیور بغیر اپنی زندگی بے لطف سمجھتی ہین - زیور کی کثرت سے اپنے جسم کو خراب کرتی ہین - کان - ناک مین سوراخ کرکے زیورون کی کثرت اور بوجھ سے اپنی صورتین بگاڑ دیتی ہین - ہرچند کہ زیور کے بوجھ سے تکلیف ہوتی ہے لیکن شوق اور فخر سے برداشت کرتی ہین ہزار ہا روپیہ ضائع کرکے زیور بناتی ہین - زیور کے شوق مین اپنی صحت و آرام برباد کردیتی ہین - یہ نہین سمجھتین کہ زیور سے نہ کوئی خوبی ہوتی ہے اور نہ زینت -

آرام صرف انتظام کا لازمی نتیجہ ہے جو لوگ اس سے غافل ہیں ان کو خواب میں بھی آرام نظر نہیں آتا
انتظام خانہ داری کے واسطے کفایت شعاری لازمی ہے۔ اگرچہ کتنا ہی چھوٹا گھر اور کتنی ہی کم
آمدنی ہو لیکن انتظام ضروری ہے کیونکہ ہر ایک کی جتنی کائنات ہے اتنا ہی پھیلاوا بھی ہے
دو چار روپیہ کی آمدنی میں اگر پیسہ پیسہ کی نگہداشت نہ کی جائے گی تو وہی نتیجہ ہوگا جو زیادہ
آمدنی میں روپیوں کے نقصان سے ہوگا۔ تھوڑی آمدنی میں تھوڑا قرض اور بڑی آمدنی میں
بڑا قرض دونوں کا ایک ہی اثر ہے۔ ہر عورت کو اپنے گھر کی آمدنی کا اندازہ کرکے خرچ مقرر کرنا
چاہئے حقیقت میں تکلیف کا کوئی معیار نہیں ہے دنیا میں تکلیف سے بچنا دشوار ہے۔
اگر بھوک کی تکلیف کی برداشت نہ ہوگی تو قرض خواہ کے سخت الفاظ ضرور سننے ہونگے اور اگر گھی
اور گوشت کے غذا نہ چلیگی تو دولتمندوں کی خوشامد اور خدمت کی ذلت قرض خواہوں کے سخت
تقاضہ تو ضرور برداشت کرنے ہونگے۔ بہت اچھا ہوتا اگر تھوڑی دیر کی واسطے اپنے دلکو سمجھا
کر منا لیتیں تو کسی کے احسان مند نہ ہوتے۔ گنذری یہ حالت ہے جتنا بڑھاؤ بڑھتا جاتا ہے ربڑ کے مانند
اور جب چھوڑ دو کم ہو جاتا ہے جو کچھ آج خرچ کیا جائیگا کل اس سے زیادہ کی خواہش ہوگی اگر پہلے ہی خواہش
کو بند کر دو تو آسانی ہے اور کل خواہش نہ ہوگی اگر ہوگی بھی تو روکنا آسان ہوگا۔

ہر گھر میں اپنی آمدنی کے کئی حصہ مقرر کرنا چاہئیں ہر اک حصہ ایک کام کیواسطے معین ہو
اور ایک مناسب رقم پس انداز کیجائے تاکہ ضرورت کے وقت انجام دیسکے۔ جو لوگ بیحساب خرچ
کرینگے اگرچہ تھوڑا خرچ کریں لیکن ضرورت کے وقت وہ خالی رہینگے اور جو لوگ انتظام سے خرچ
کرینگے ان کا کوئی کام بند نہ رہے گا۔ کیونکہ ہر ایک کام کیواسطے ان کے پاس اک مد مقرر ہے
اور اگر کوئی غیر معمولی سبب ہو جائیگا تو اسی دن کیواسطے جمع کیا ہے وہ کام دیگا ان کی زندگی بڑے
لطف سے بسر ہوگی اور اپنے گھر کو بادشاہت بلکہ جنت کا مقابل پائینگے۔ ایسے گھر کی اولاد

اسکے قریب بھی نہ جائیگا۔ اس صدمہ سے اسکو صرف ایک آگ ہی کے مضرت کا علم حاصل ہوگا
بلکہ اپنے دماغ سے کام لینے کا خیال بھی پیدا ہوگا۔ اور اپنی غلطی کا بھی ایک گونہ علم ہوگا۔
دوسرے کسی موقع پر اگر کسی چیز کے واسطے منع کیا جائیگا تو فوراً مان سکیگا۔ غرض آزادی
بھی تربیت دینے مین بہت سے چیزونکا علم حاصل ہوجاتا ہے۔ وہی عورتین لائق
تحسین اور اپنے فرائض مین کامیاب سمجھے جاتے ہین۔ جو اپنی اعلیٰ تربیت کے ذریعہ سے
اپنی اولاد کی جسمی اور اخلاقی طاقتون کو پورا نشوونما دیتی ہین۔ اور وہی لوگ خوش قسمت
ذی عزت نیک مزاج ہین جنکو انکی اصلی معلم نے ابتدا ہی مین سکھایا جو انکے خمیر مین داخل
ہوگیا ہے۔ ماں اگر خود تو ایک فعل کی پابند ہے اور اپنے بچہ کو اس سے بعض رکھنا چاہتی
ہے۔ قیامت تک قادر نہ ہوگی ایسی حالت مین بچہ کا کوئی قصور نہ ہوگا۔ اگرچہ نادان لوگ
کل عیوب بچون کے ذمہ عاید کرنے اور اٹھنے کو برا بھلا کہتے ہین۔ یہ خیال نہین کرتے کہ یہ
اولاد دنیا مین صاف پاک آتی ہے لیکن اپنے لانیوالی کی حرکات سیکھکر اونکی مثل ہوجاتی ہے
ہم دیکھتے ہین کہ جو بچہ جیسے گھر پیدا ہوتا ہے ویسا ہی خیال اور اثر رکھتا ہے۔ نادان
لوگون کی اولاد نادان ہی ہوتی ہے۔ اگرچہ بڑے ہونے پر تربیت بھی کیجائے۔ شیخ سعدی
نے اپنی کتاب گلستان مین ایک حکایت لکھی ہے۔ کہ ایک بادشاہ نے چورون کی جماعت
کو قتل کیا ایک بچہ کو رکھکر اچھی تعلیم دی۔ ہوشیار ہوجانے پر اپنے محسن کے ساتھ بدسلوکی
کرکے اصلی مقام پر بھاگ گیا۔

شمشیر نیک ز آہن بد چون کند کسے — ناکس بہ تربیت نشود اے حکیم کس
چون بود اصل جوہر قابل — تربیت را در او اثر باشد

کہ یہ بھی معنی ہین کہ جسکی ابتدا خراب ہے وہ درست نہین ہو سکتا جس کی ابتدا اچھی ہو اگرچہ چند روز بری صحبت مین بھی رہے لیکن اسکی اصلی تربیت جو بمنزلہ عادت ثانیہ کے ہو گئی ہے ضائع نہ ہو گی۔ ایک روز اس صحبت کو ضرور چھوڑے گا گویا کبھی اس رنگ مین تھا ہی نہین۔

ہر شخص کی خواہش ہوتی ہے کہ اولاد ذی علم ہنرمند نیک مزاج ہو۔ لیکن کم لوگ اسکی پورا کرنے کی کوشش کرتے ہین۔ اسوقت جسطرف دیکھو ہر شخص کم و بیش اپنی اولاد سے بیزار ہین سب یہی کہتے ہین کہ اسوقت کی اولاد نالائق ناخلف۔ بدنام کنندہ بزرگان ہین۔ لیکن اسکے اصلاح کی تدبیر چند ہی آدمی کرتے ہونگے۔ نرم لکڑی کو جسطرف چاہین موڑ سکتے ہین۔ جو شکل پیدا کرنا چاہین ممکن ہے۔ لیکن سخت ہو جانے پر سیدہی کرنا ہی دشوار ہے۔ اگر زیادہ ضرور دیا جائےگا تو ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہے۔ یہی حال بچونکا ہے۔ جب تک چھوٹے ہین اسوقت تک تو ہر قسم کے صلاحیت ہے آسانی سے اثر ہو گا۔ لیکن جون جون بڑے ہوتے جائین گے۔ تیون تیون دشواری بھی ہوتی جائیگی۔ اب اگر سختی بھی کی جائے گی تو کوئی مفید نتیجہ نہ ہو گا۔ زیادہ مجبور ہونگی تو کہین نکل بھاگین گے۔ ہر اولاد مین ہر طرح کی صلاحیت کا آنا آسان ہے بشرطیکہ اسکی تدبیر کیجائے۔ جس اولاد کی تربیت اچھی نہ ہو گی وہ قیامت تک شائستہ اور مہذب نہین ہو سکتی۔ ماں اگر نیکبخت رحمدل۔ عالی دماغ ہے تو اسکے بچے بھی ضرور ویسے ہی ہونگے ماں اگر کندہ ناتراش صرف ظاہری انسان ہے تو حیوان کی زیادتی کرے گی۔ ماں کا سلیقہ مند ہونا اولاد کے مہذب اور خوش سلیقہ ہونے کے لئے ضروری ہے۔ باپ کی بدسلیقگی کا اتنا اثر نہین ہوتا۔ ماں سانچے کے مانند ہے سانچے مین جو جو باتین ہوتی ہین اس مین ڈھلنے والی چیز بھی ویسی ہی ہوتی ہے جس قسم کی زمین مین جیسا تخم ڈالا جاتا ہے ویسی ہی بالیدگی ہوتی ہے۔ اگر زمین اچھی ہے اور تخم بھی اچھا ڈالا گیا تو اس کی زیادہ بالیدہ اور بار آور ہونگا

یقین ہوتا ہے۔ جس قسم کا بیج ہوتا ہے ثمر بھی اسی قسم کا ہوتا ہے یہی حال اولاد کا بھی ہے
جس قسم کا نطفہ ہوگا اور جیسی صحبت اور تربیت ہوگی ویسا ہی ہو سکیگا اُس کے خلاف لاکھ
تدبیریں کریں بے سود ثابت ہوں گے۔ عورت مرد دونوں کو مہذب اور سلیقہ مند ہونا چاہیے
تاکہ دنیا میں ان کے وجود سے آدمیوں کی زیادتی ہو سکے۔ اس مقام پر اس امر کا خیال کرنا
ضروری ہے کہ اگر تربیت اچھی نہیں ہوئی ہے تو تعلیم کوئی مفید نتیجہ نہیں پیدا کر سکتی بلکہ تعلیم
ان کے برے افعال میں مدد دیگی کیونکہ فی نفسہ تعلیم برائی سے روک نہیں سکتی۔ یہ کام قوت
ایمان کا ہے۔ جو زیادہ تربیت سے متعلق ہے۔ اسی مضمون کو عقلا نے اور طرح سے ادا کیا ہے

بے ادب را علم و فن آموختن
دادن تیغ ست بدست راہ زن

عقلا نااہل کو تعلیم دینا پسند نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کہ اس سے اور زیادہ فتور پیدا کرنیکا
اندیشہ ہے۔ روزمرہ کے مشاہدہ سے یہ بات ظاہر بھی ہوتی ہے۔

حقیقت میں ہر قسم کی خوبی اور ترقی تربیت اور تعلیم پر موقوف ہے تہذیب کی جڑ تربیت
علم کا ثمر ترقی جسکی تربیت و تعلیم اچھی ہوگی وہ اچھا رہے گا۔ ہاں اگر اپنے بچے کو عابد یا سخی بہادر
حکیم فلاسفر بنانا چاہے تو انھیں باتوں کی پابند رہے۔ اسوقت کی تعلیم یہ نہیں ہے کہ نصیحت
کریں بلکہ خود اسکی پابندی کریں عالی دماغی سے کام لیں جسطرح کی اولاد درکار ہو خود بھی
ویسے بن جائیں تو دیکھیں کیونکر انکی اولاد خاطر خواہ نہیں ہوتی۔ اسطرح پر ترقی آسان ہوجاتی
اور برائی رفتہ رفتہ خود دور ہوتی جائے گی۔ اولاد کے بڑے ہو جانے پر کسی قسم کی نگہداشت
اور ہدایت کی ضرورت نہوگی۔ وہ خود بخود برائی سے نفرت کرے گی۔ اچھے افعال کی پابند ہوگی
اپنے افعال سے ماں باپ اور تمام دنیا کو خوش کر سکے گی۔ جس اولاد کی تربیت اچھی
طرح سے ہوتی ہے وہ جلد بڑھ سکتی ہے کیونکہ اسکو خاص مناسبت ہوتی جاتی ہے۔ اگر

تہذیب وانتظام خانہ داری حساب وغیرہ کی دین اونکے مزاج واخلاق کی درستگی کا پورا خیال رکہین۔ اونکو کاہل نرہنے دین۔ اگر وہ کاہل اور آرام پسند ہوجائیگی توباوجود خوبصورتی کے اونکو عیش وآرام نصیب نہ ہوسکیگا۔ وہ اپنے شوہرون کو خوش نکرسکینگی۔ اپنی اولاد کی پرورش اپنے گہر کا انتظام اچہی طرحسے نکرسکینگی ہان اگرچہ رحم کے بنا پر اونکو عیش پسند بنا دین لیکن یہ یاد رکہین کہ اون کے حق مین کانٹے بوتے ہین ہر وقت تو اونکو اپنے پاس رکہتے سے رہین۔ یا ہر وقت وہ بچے نادان تو نہ رہینگی بلکہ ایک روز دنیا مین وہ اور ونکی محکوم ہوکر زندگی بسر کرینگی اور جب اونکے پیچہے چین ہین ہونگے تو وہ ناز پرورد کیونکر برداشت کرسکینگی اگر شوہر کی آمدنی زیادہ ہوئی تب تو خیر کسیطرحسے بسر ہوہی جائیگی اور اگر شوہر خوش حال نکلا تو آرام پسند عادت کیوجہ سے محنت ومشقت تکلیف نہ برداشت کرسکین گی۔ اور روزانہ کوفت ومصیبت مین برابر ترقی ہوتی جائیگی۔

ہرچند ماں باپ توشحال ہون لڑکی کسیکو ضرور دینگے وہ اگر ہر طرح کے تجربہ اور صحبت سے واقف نہ ہوئین تو اپنے خاوند کو خوش نکرسکینگی۔ اور تمام عمر خود بہی رنج مین پہنسینگی۔

لڑکیون کو نہایت احتیاط سے رکہین اونہین کسی قسم کے عادت نہونے دین جفاکش اور محنت پسند بنائین۔ ضروری کاروبار سے پوری طرحسے آگاہ کردین۔ شادی ہونے سے پہلے اونکو بیکار نرہنے دین اونکی ہر قسم کے تعلیم کا یہی زمانہ ہے بیکار رہنے سے صدہا قسم کے جسمانی اخلاقی خرابیان پیدا ہوسکتی ہین۔ شادی ہونے سے قبل گہر کے کل کاروبار اونکے ذمہ کرکے خود نگرانی کرتے رہنا مناسب ہے تاکہ اپنے خاوند کے یہان جاکر تجربہ کاری سے انتظام کرسکین

جب کہین سے بات آتی ہے تو عقل وہنر کے وجہہ ضرور ہوتی ہے۔ اگر کوئی نادان

صرف ظاہری صورت کے بنا پر پسند کر لیتا ہے تو دونون تمام عمر بجے عیش و آرام سے کوسون دور
رہتے ہین۔ ماں پر فرض ہے کہ لڑکیون کو فضول خرچی بیش قیمت لباس زیور وغیرہ کے شوق سے
باز رکھین۔ ابتدا مین اگر طبیعت اسطرف مائل ہو گئی تو بہ مشکل سے ہٹیگی۔ ہر چند کہ آمدنی اوسکی
متحمل نہو لیکن وہ اپنے شوہر کو قرضدار کر کے اپنا شوق پورا کریگی۔ ورنہ نہایت ناخوش ہوگی۔
لباس و زیور وغیرہ کا شوق جو اسقدر ہو گیا ہے اسکا سبب ماؤنکی بد تدبیری اور صحبت کا اثر ہے
وہ ابتدا ہی سے اُنکو اُس حال مین دیکھتی ہین اوسکے علاوہ مائین صرف اپنی خوشی کیواسطے
ابتدا ہی سے اُونکی حالت بھی اپنی ہی ایسی بنائے رہتی ہین۔ صرف اپنی نظر کو بھلی معلوم ہونیکے
واسطے اونکو ہمیشہ کیلئے خراب کر دیتی ہین۔ ورنہ ایک چھوٹی بچی کو زیور پہنکر دار لباس پان کی
سرخی کی کیا ضرورت ہے۔ ان تمام چیزون سے اونکی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ اور بہت سی
بچے صرف تھوڑے تھوڑے زیورون کی وجہ سے جان سے مارے گئے ہین۔ بچونکو کھانا
تو اچھا کھلائین اور لباس صاف پہنائین اور کسی قسم کے زیور و زینت کے اونکو بالکل
حاجت نہین ہے وہ بڑے ہوکر خود اپنی خواہش پوری کرینگے۔

چونکہ ہر قسم کے معلم عورتین ہین وہ ابتدائی تعلیم مین جیسی مثال پیش کرینگے وہی اثر
ہوگا اس نقص کی رفع کرنیکیواسطے عورت کو ضرور ہے کہ خود سادہ زندگی اختیار کرے تاکہ اونمین بھی
اثر ہوسکے۔

اگر لڑکیون کے تربیت و تعلیم مین ان امور کا لحاظ نرہا تو وہ غریب اپنے خاوندون کو
اپنے اوپر مہربان و مائل بنائے گی ہر ماں کو اپنی لڑکیون کی تربیت کا پورا خیال رکھنا لازمی
ہے ورنہ جتنی خرابیان ہونگی اونکے باعث اولاً اونکی مان سمجھی جائیگی لڑکیون کے تعلیم و تربیت مین
اونکے مناسب حال باتون کا پورا خیال رکھین اور اونکی ہر ترقی اپنی تربیت کا نتیجہ تصور کر کے پوری

تمام عمر مین بھی نہین کہو سکتے۔ یہ خمیر مین شریک کر دیتی ہین جو کسیطرح سے دور نہین ہو سکتا۔ اوسکے بعد
یہ خود بھی کہونے پر قادر نہین ہو سکین۔

عورتون کی زندگی کا بڑا فریضہ ہے کہ نیک مثال بنکر اونکو نیکی سکہائین اسکی تکمیل کے واسطے
اگر عمدہ تعلیم کا شوق کرین تو مناسب ہے تعلیم یافتہ عورت آسانی سے اصلاح کر سکیگی۔ نادان
عورت باوجود محنت کے کامیاب نہوگی۔ عورتین ضرورت کے لحاظ سے ضرور پڑہین۔ بیکار وقت
نہ ضائع کرین۔ بیکاری دماغ و جسم سبکو مضر ہے۔

اگر عورتین پڑہی لکہی ہونگی تو بہت آسانی سے اپنی اولاد کو پڑہا سکینگی موثر تعلیم مان کی
ہے۔ بچونکی تعلیم مین جو زحمتین ہون برداشت کرنا ضرور ہے تعلیم مین جو کچھہ خرچ ہو دریغ مناسب
نہین۔ یہ نہایت مناسب و کارآمد اور ضروری خرچ ہے۔ بچون کی دوسری رسمون مین جو
صرف ہوتا ہے اسکی تعلیم مین صرف کرین۔ رسمون مین جو روپیہ خرچ کیا جاتا ہے وہ ضائع ہوتا ہے
اور جو تعلیم مین اوٹھتا ہے وہ ایک روز وصول ہو سکیگا۔ بچون کے تعلیم کی پوری نگرانی و کوشش
عورتون کے ذمہ ہے۔ مرد تو اپنے اور کاروبار مین لگے رہتے ہین۔ عورتین اپنے بچون کی پوری
خبرگیران ہو سکتی ہین۔ تعلیم کے حسن و قبح کے دیکھہ بہال کرتی ہین تعلیم کے ساتھہ اونکے اخلاق
سے غفلت نکرین۔ بلکہ معمولی طور سے اوسکی بہی اصلاح کرتی جائین۔ ورنہ دوسرے بچون کی
بری عادتین اونمین بھی اپنا خراب اثر کرینگی۔ مان کی ادنی دیکھہ بہال نیک مثال جو اثر کرینگی
وہ بڑے بڑے عاقل کے مقولہ پند و نصائح سے بھی حاصل نہو گا۔ بچون کو بچہ سمجھکر غفلت نکرو بچہ
ہی کو زیادہ ضرورت ہے۔ آج بچہ اور محتاج ادب ہے کل ادیب و ارباب ہوگا۔ اگر آج اوسکی تعلیم مین
نقص رہیگا تو کل وہ اپنے بچون کو ناقص رکھیگا۔ جوانی اور بڑہاپے کے کل خوبیان آج ہی کی اصلاح
پر منحصر ہین جو بچپن مین حاصل کرے گا۔ دوسرے وقت مین اوسے فائدہ اوٹھائیگا۔ اور نیک مثال

کرسکیگا۔
بن کرانے والے مخلوق کی پوری اصلاح اپنی اعلی صحبت سے
عورتون کی خوبی اور قابلیت اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت سے ظاہر ہوتی ہے جو عورت اس سے
ناواقف ہے وہ اپنی اولاد کی دشمن ہے۔ اور نہین پسند کرتی کہ اوسکی اولاد نیک نام ہو۔ آرام وخوشی
سے زندگی بسر کرے بلکہ وہ اونکو گمنام رکھنے کی کوشش کرکے ایک انسان کہ جسمین ہر طرح کی
ترقی کرنے کی صلاحیت حاصل تھی اوسکو ضائع کیا اور ہمیشہ کے واسطے اوسکی حقیقی دشمن ہوگئی۔
دوست نما دشمن یہی عورتین ہین جو نیکی کے پردہ مین بدی کرتی ہین۔ اسکی خبر نہین رکھتین کہ
آج کا لاڈو پیار کل کیا گل کہلائیگا یا ہم اوسکی زندگی بھر جلنے سے رہے اور اگر جیتے بھی رہے تو ہر وقت ایک
زہر ہے گا۔ جب بچہ والا ہوگا تو کسطرح سختی اور مصیبت برداشت کرسکیگا۔ بچون کی تربیت مین ایک
مثال یہی اوسکے خلاف اگر پیش ہوگی تو نقص واقع ہوگا۔ دایہ کی صحبت سے ہی بچے خراب ہوجاتے
ہین۔ دایہ عموماً ناخواندہ ادنی درجہ کی عورتین ہوتی ہین وہ جو جو حرکات کرتی ہین بچے بھی نقل کرتے ہین۔
بچے کہلانے والے بچون کو بازارون۔ گلیون مین لیجا کر بٹھا دیتے ہین اور بچہ دوسرے بچون کے
ساتھ کھیلتا اور اون ہی کے افعال وحرکات سیکھتا اور کرتا ہے کوئی ایسی بات نہین ہوتی جو
بچہ نہ دیکھتا ہو۔ بازاری ادنی لوگ بچون کی عادتین بگاڑ دیتے ہین۔ گالی۔ مارپیٹ۔ جواب دینا ہر قسم
کی بد تہذیبی سکھا دیتے ہین۔ جہان کہین کوئی بچہ ملا ہر شخص گود مین اوٹھا لیتا ہے اس سے
متعدی امراض کے ہونیکا اندیشہ ہے کیسے ہی خاندان کا بچہ ہو اوسکی پرورش معمولی ہی لوگون مین
ہوتی ہے۔ کیا ظلم ہے کہ بڑے بڑے خاندانون کے معصوم بچے ایک معمولی سی معمولی دایہ اناکی
تربیت مین دیکے انکے صاف دل کو طرح طرح کے آلائشون سے بھر کے ہمیشہ کے واسطے
دنی الخصلت بدطینت تند مزاج بنا دئے جاتے ہین بچے کے دل مین جو ادنی بات بھی بچپن
مین ڈالی جاتی ہے وہ جوانی مین بہت بڑی اور اوسکی طبعی شے ہوجاتی ہے۔ اسکی تفصیل یون

ہے کہ بچے حمل میں خیال کے بنا پر اور رضاعت میں خیال و مثال سے جو ادن کے سامنے ہوتا ہے
سیکھتے جاتے ہیں دو چار برس تک وہ اپنے معلومات کے خزانہ میں برابر ترقی کرتے ہیں۔ اوسکے
بعد بھی اگرچہ تا زیست اخذ کرتے رہتے ہیں لیکن وہ سرعت نہیں ہوتی۔ بلکہ خود بھی اپنے معلومات
سے کام لیتے ہیں۔ اور یہی بچپن کے معلومات روز بروز ترقی کرتے جاتے ہیں۔ جب بچے بڑے
ہوتے ہیں تو اونکی عادات درست کرنے کے واسطے اچھے مدرس یا اتالیق کی تلاش ہوتی ہے
اب بچے پر طرح طرح کی سختیاں شروع ہوتی ہیں۔ شوخی اور شرارت پر گوشمالی دیجاتی ہے۔ اثر
نہیں ہوتا تو سخت و سست کہا جاتا ہے۔ پہلے تو خود ایک عادت اوسکے خمیر میں ڈالدی۔ جو
شے خمیر میں شامل ہوجائے وہ کیونکر دور ہوسکتی ہے وہی ابتدائی تعلیم اصلی اور پائدار تھی جو بہت
چھوٹے بچوں بازاروں گلیوں عام لوگوں میں دلائی گئی۔ اب اوسکے خلاف آپ لاکھ کوشش
کریں کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔

بچے کا بڑا معلم ماں یا دایہ ہے نہ کتاب کی ضرورت ہے نہ وقت پر درس و تدریس کی
احتیاج ہے وہ ہر چیز کو بطور خود دیکھکر ذخیرہ جمع کرتا جاتا ہے۔

بچے کی نرم مزاجی تنگدلی جرات۔ صبر۔ ایمان سب کچھ ماں کے اختیار میں ہے۔ ماں
جب کاہلی سے دن بھر پڑی رہیگی تو اولاد کے دماغ میں کام کرنے کی صلاحیت ہرگز نہیں
آسکتی۔ بچے کے جسم میں ماں کے خیالات و عادات خون کے ذریعہ سے پہونچتے ہیں بچے ماں
باپ کی بیماری تک میں شریک ہوتے ہیں۔ حالانکہ طبعی طور پر [illegible] نہیں ہوتا۔ پھر عادات و اخلاق
کا اثر کیونکر نہ ہوگا۔

جس گھر میں عورت منتظم سلیقہ مند کفایت شعار ہوشیار نیکبخت ہو اگرچہ مرد ویسا نہو
لیکن بچے نیک ہوسکینگے۔ کیونکہ اولاد میں ماں کے بدن کا حصہ زیادہ ہوتا ہے اور اصل زمانہ

مین وہ پوری طرح سے اوسکی صحبت مین رہتے ہین - اخلاق کا بڑا مدرسہ گھر ہے - معلمہ عورتین
عورتون کی تعلیم سے ہرگز انکار نہین کیا جاسکتا - میری مان کو اگرچہ دنیا چھوڑے ہوئے بیس
برس سے زیادہ گذرے لیکن ابتک وہ آواز میرے کان مین کبھی کبھی آجاتی ہے - مین جب
کسی ایسے کام کیطرف توجہ کرتا ہون جسکی مجھکو تعلیم نہین دی گئی ہے تو سخت ناکامی ہوتی ہے -
مین ہرچند سر مارون لیکن کوئی نتیجہ نہین ہوتا - جو کام میری مان کی تھی وہ سب بہت آسانی سے
ہوجاتے ہین - اگرچہ ظاہر مین اپنی مان کو دفن کرچکا لیکن اوسکے خیالات و عادات ابھی میرے
اندر موجود ہین - وہ میرے بعد بھی فنا ہونگے اوسکا اثر کم و بیش دوسرون پر پڑتا رہیگا -

پس ایسی حالت مین میری نیکیان میری مان کی نیکیان ہین -

کبھی کبھی نیند یا بے خیالی مین اپنی مانکو مجسم طور پر دیکھتا ہون - تدابیر پوچھتا ہون بعض اوقات
ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میری مان مجھپر شفقت کرکے روتی ہے -

غرض وہ میرے دماغ کے طبقون مین موجود ہے - مین جب کبھی امر کی طرف غور کرتا ہون تو
اکثر مان کا خیال پہلے آتا ہے - اوسکے بعد اوسکی صورت خیال سے نظر مین آجاتی ہے -

لیکن بعض کامون مین نہ میری مانکا خیال آتا ہے اور نہ سمجھ مین آتے ہین - غالباً یہ وہی
کام ہین جن کی تعلیم مین نے ابتدائی مدرسہ مین نہین پائی - اسکے بعد مین بہت افسوس کرتا ہون
اے کاش میری مان بڑی تعلیمیافتہ ہوتی تاکہ مین بھی اوسکی نقل کرسکتا اوسکی ابتدائی صحبت
سے ہر قسم کی صلاحیت مجھہ مین آجاتی ہین تمنا نہ ہوسکتا -

میری مرحوم مان اردو فارسی جانتی تھی - قرآن شریف کا ترجمہ مسئلہ مسائل محلہ کی لڑکیونکو
پڑھاتی تھی اوسکا اکثر شغل یہی تھا -

اپنے گھر کے ضروری انتظام شائد وہ خود ہی کرتی تھی اگرچہ ہوش کے زمانہ مین مین نے

اپنی ماں کو نہین پایا۔ لیکن اوسکی تعلیم میرے دل پر نقش ہے اور گویا کہ مین اپنی مرحوم ماں کو ہر وقت دیکھتی
ہون۔ بہت سی ایسی باتین یا واقعات پیش آتے ہین جو کبھی نہین گذرے تھے۔ لیکن ایک خیال
ہوتا ہے کہ یہ واقعات پہر کسی وقت مین گذرے ہین۔ درحقیقت مین اوسی صحبت کا اثر ہے
میری ماں اپنے گھر کا انتظام اچھا رکھتی تہی۔ اوسکو گھر کے انتظام اور پڑھنے پڑھانے کے سوا
اور کوئی کام نہ تھا۔ اوسکی صحبت مین توکل رضا کا زیادہ تذکرہ رہتا تھا۔ وہ بہت تہوڑی رقم پر
خوشی و آرام سے بسر کرتی تہی۔ اوسنے تکلیف کے حالت مین بھی اپنے مشاغل کو نہ چھوڑا۔
محلہ کی عورتون لڑکیون کو نصیحت کرتی اور تعلیم دیتی رہتی تھی۔ اے مجبور و بیکس ماں مین تیرا
بہت بہت مشکور ہون کہ تونے اپنی نیک مزاجی سے چند خوبیاں سکہا دین۔ اگرچہ تونے
میرے دماغ کو دنیا مین کوئی برا کام کرنے کے لائق نہین بنایا۔ لیکن پہر بہی بہت غنیمت ہے
بعض لوگ تو اس تعلیم سے بہی بے نصیب ہین۔ خدا تجہپر رحم کرے۔ اور میری نیکیون مین
سے ایک حصہ تجہے دے۔ اس حالت مین نہایت زور سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اولاد ہر
ایک بات مین اپنی ماں کا نمونہ ہوتی ہے۔ یہ ممکن ہی نہین کہ اولاد اوسکے خیالات افعال و
حرکات سے بچ سکے یا بغیر عملی تعلیم کے کچھ حاصل کر سکے۔

جو مائین اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت اچھی طرح سے کرتی ہین وہ اولاد اونکے حقوق بہول
نہین سکتی۔ اولاد کی نیکی و بدی ماں باپ کے طرف سے ہے اونکا کوئی قصور نہین۔ اگرچہ یہ کہا جاتا
ہے کہ مرد دماغ کو ٹھیک کرتا ہے عورتین قوت مدرکہ کو درست کرتی ہین مگر مین عملی طور پر دونون
کی تعلیم کا کچھ فرق بیان نہین کر سکتا۔ جسم کے ریشے اوسی کے ریشے اور خون سے زیادہ تعلق رکھتے
ہین اوسکی تولید مین ایک بڑا حصہ اوسیکا ہوتا ہے۔ اوسیکے خون سے غذا ملتی ہے ابتدائی صحبت
بہی اوسیکی ہوتی ہے اس لحاظ سے ہر چیز کی جڑ ماں کو ٹھیرانا زیادہ مناسب ہے۔

ادب۔ محبت۔ دلجوئی لازم ہے۔ ایک اپنے بدن سے دوسرے کو آرام دیتا ہے۔ دوسرا اپنے
بدن کو اوسکے آرام کے واسطے بڑی بڑی محنت و مشقت مین ڈالتا جان پر کھیلتا ہے۔ دہوپ کی
سختی۔ سردی۔ گرمی سب برداشت کرتا ہے۔ لیکن دوسرے کے آرام مین خلل نہین آنے دیتا
دوسرا بھی اپنے موافق خیال رکھتا ہے۔ بات بات پر اوسکی رضاجوئی اور خوشی مدنظر رکھتا ہے
اوسکو اور رنجیدہ پایا یا خود بیچین ہوگیا۔ اگر عقلمند ہے تو رنجش کے تہ کو دریافت کرکے راضی کر چھوڑا
ورنہ خبر بھی نہین ہوئی کہ رنجش ہے یا خوشی۔ اگر خبر بھی ہوگئی تو اصلاح کی کسی خبر دونون کھنچ گئے
اور گھر دوزخ اور دونون دشمن ہوگئے۔ عقل کا منشا یہ ہے کہ عورت جب اپنے خاوند کے
گھر جائے تو سب سے پہلے اپنے خاوند کا مزاج دریافت کرنے کی کوشش کرے۔ اوسکی
خوشی اپنا فرض جانے۔ ہر ایک امر مین اسکی خوشی مدنظر رکھے۔

اگر خاوند بدمزاج و لڑاکا ہے تو خود اور نیک مزاج بنجائے اوسکی بدمزاجی کے جواب
مین نیک مزاجی سے کام لے اگر وہ بھی سختی اور بدمزاجی سے کام لیگئی تو ایک دن دشوار ہوگا۔
اور ہمیشہ رنج و مصیبت کا سامنا رہے گا۔ اگر نیک مزاجی سے برتاؤ کریگی تو رفتہ رفتہ وہ بھی نیک
مزاج بن جائیگا۔ سختی کا جواب سختی نہین ہے بلکہ نہایت نرمی ہے اگر تم جسم کے ہڈیون پر غور کرو تو
پوری طرح سے اسکو سمجھ سکوگی کہ۔ شانے کی سخت ہڈی کے سرے کو جو گوشت اور نرم اودن نے
ملکر اسطرح اوسکو نرم کردیا ہے کہ اوس کی تکلیف نہ معلوم ہو۔ اگر ایسا نہوتا تو تمام گوشت تکلیف
مین رہتا۔ تم کو اپنے ہی آرام کیواسطے نرمی کی ضرورت ہے۔ جب کسی سختی کے جواب مین نرمی
کیجاتی ہے تو سختی کرنے والا نادم ہوتا ہے اور اگر سختی کیجائے تو مشتعل ہوتا ہے۔

عورتون کو چاہیئے کہ اپنے خاوند کو اپنا حاکم سمجھین۔ اوسکے خوش رکھنے مین غفلت نکرین
اگر وہ تم پر کسی وجہہ سے آزردہ ہو تو جواب ندو آئندہ اس فعل سے باز آؤ۔ اوسکو رنجیدہ نہ ہونے

وہ جسطرح ہوسکے اوسکو خوش کرنے کی کوشش کرو۔ کیونکہ آخر مین تمھارا ہی نقصان ہے
تم ہر وقت گھر مین گذارا کرو گی۔ وہ چونکہ باہر جاتا ہے دنیا کے کاروبار مین اوسکا جی بہل جائے گا
لیکن تمھاری زندگی وبال ہو جائے گی تمکو تمام عمر اوسکے ساتھ بسر کرنا ہے۔ اوسکی رضا جوئی نہایت
ضروری ہے وہ تکلیف جو اوسکی رضا جوئی اور مزاج داری مین ہو گی رنجش اور ناموافقت کی
تکلیف سے بدرجہا کم ہو گی سیکڑون باتون مین صبر کیا جاتا ہے۔ لیکن اس صبر کو چندان لازمی
نہین سمجھتے۔ حالانکہ اس کی نہایت ضرورت ہے۔ بغیر اسکے بڑی بڑی تکالیف برداشت
کرنی ہونگی۔ دنیا مین بجز صبر کے چارہ نہین۔ ہر چیز کے آخر مین صبر ہی کرتے بن پڑتا ہے
جو لوگ پہلے صبر سے کام لیتے ہین وہ بہت اچھے رہتے ہین۔ کیونکہ صبر کا پھل جو ہمیشہ میٹھا
ہوتا ہے کہاتے ہین۔

اور جو لوگ صبر نہین کرتے اوسکی شیرینی سے کوسون دور رہتے ہین۔ اگرچہ صبر اور نرمی و خوش اخلاقی
ہر شخص کو مفید ہے۔ لیکن عورتون کو لازم جو عورتین ان صفات سے متصف ہین اون کی حالت
پر غور کرنے سے اوسکے فوائد صاف ظاہر ہوتے ہین۔

جو عورت اپنے خاوند کو خوش رکھنا چاہے اوسے ضرور ہے کہ نیک مزاج نرم دل صابر بنجائے
سخت جواب نہ دے۔ اگر خاوند اگر کسی وجہ سے رنجیدہ ہو جائے تو جواب دیکے اور رنجیدہ نکرے
بلکہ صبر پر صبر کرے۔ ہر مناسب طریق سے خوش کرنے کی کوشش کرے۔ اوسکے ادب کا خیال
رکھے۔ اکثر عورتین اپنے خاوند کے نامہربانی کی شکایت کرتی ہین۔ اور کم اوسکی خوشنودی کا
خیال رکھتی ہین۔ جو عورت اپنی قسمت پر شاکر رہتی ہے وہ ہمیشہ آرام سے رہیگی۔ مردون کے
رنج و مصیبت۔ نیک مزاج۔ نیک بخت۔ خالی دماغ عورت کے صحبت سے دور ہو سکتے ہین
عورتین اگر اپنے مردون کو جسمانی مدد کے سوا دماغی اور روحانی مدد دین تو محبت زیادہ

ہو اور دونون کو لطف زندگی پورا پورا نصیب ہو۔ یہ باتین اوسیوقت ممکن ہونگی کہ اونکی تعلیم اعلیٰ درجہ کی کیجائے۔ اور وہ پوری طرحسے ضروری علوم سے آگاہ ہون۔

پڑہا لکہا مرد اپنی عورت سے اوسیوقت خوش ہوگا جب وہ بھی اوسکے برابر ہو۔ عورتین جیسی کہ نرم صورت ہوتی ہین چاہیئے کہ وہ اپنا دل بھی نرم رکھین۔ صورت کی خوبی آرام دینے کو کافی نہین ہے۔ تاوقتیکہ سیرت بہی اچھی نہو۔ اگر سیرت اچھی ہے تو صورت کی بدنمائی رفع ہوسکتی ہے۔ یہ خوبی باقی ہے اور وہ فانی۔ نیک سیرتی۔ ہر حالت مین ہر ایک کو پسند ہے

صفائی سے بہتر نہین کوئی شے

صفائی کی خوبی اور اوسکے منافع بے شمار ہین۔ یہی صفائی عورتون کو زیادہ عزیز کردیتی ہے۔ اونکی خوشنمائی مین چار چاند لگ جاتے ہین۔ صفائی صرف مکان ولباس تک ہی محدود نہین ہے بڑی صفائی جو صفت انسانی ہے وہ دل کی صفائی ہے۔ جسکا دل صاف ہوتا ہے وہ وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ دل کی صفائی سے دنیا کے بہت سے کاروبار پر روشنی پڑتی ہے۔ اس صفائی کے نہونے سے بہت سی دقتین ہوتی ہین۔ اگر کسی وجہہ سے خاوند سے رنجش ہوجائے تو اوسکو بہت جلد صاف کرلیا کرو۔ کبہی ناخوش نرہنے دو اپنی صفائی طبع سے اوسے ہمیشہ خوش رکہا کرو۔ وہ کبہی تم سے آزردہ نہین رہ سکتا۔ چال چلن لباس گفتگو۔ خوراک غرض ہر ایک چیز مین اپنے خاوند کی خوشی اور رغبت کا پورا خیال رکھو تم خاوند کے پسند پر اپنے پسند کو ترجیح ندو وہ جیسا کپڑا پسند کرتے ہون تم وہی استعمال کرو اگر زیور کو ناپسند کرین تو تم اوسکی طرف سے اپنی توجہ ہٹالو۔ یہانتک کہ اگر تمہارے پڑہنے کو ناپسند کرین تو اوس دولت سے بھی دست بردار ہوجاؤ۔ غرض تم اپنے مان کے گھر سے (نکاح ہوکے) جدا ہوتے ہی اپنے آپ کو ایک بڑی ذمہ داری مین گرفتار سمجھو۔ اور اپنی [illegible]

خیال کروگے اوتنا ہی اسکے طرف تمہارا دل رجوع ہوتا جائیگا۔ اور تمکو ایک خاص قسم کا لطف اوسکی
سچا آدمی ہین ملیگا۔ چند روز مین تمھاری خواہشات خود اوسکے موافق ہوجائینگے تو پھر کتنے لطف سے
زندگی بسر ہوگی۔ ایک جان دو قالب ہونے کا درجہ نصیب ہوجائیگا۔ ایک دوسرے کی بے اندازہ
فرحت و خوشی حاصل ہوگی۔ مین دعوے سے کہتا ہون کہ اگر عورت کو عزت و آبرو آرام نصیب
ہوسکتا ہے تو صرف اپنے خاوند کی فرمانبرداری سے فرمانبرداری کے یہ معنی نہین ہین کہ وہ
اونکے گھر مین پڑی رہین۔ اونکے کھانے پینے کا انتظام کردین۔ بلکہ فرمانبرداری اُسوقت مین
صادق آسکتی ہے۔ جب روئین روئین اوسکی پابند کرین۔ اور اسکے مخالف افعال کو اپنے لئے
حرام جانین۔ اونکی دل آزاری سے پرہیز کرین۔ اکثر عورتون کا یہ دستور ہے کہ وہ اپنے خاوند کے
شکایت اپنے مان باپ یا کسی اور رشتہ دار سے کیا کرتی ہین۔ یہ خیال نہین کہ اب کسی کی حکومت
چل نہین سکتی۔ اون سے کہنے سے کیا فائدہ۔ اگر خاوند کو معلوم ہوگیا تو رنجیدہ ہوگا۔ اور رفتہ رفتہ رنجش
ملال اور دشمنی کے حد تک پہونچیگی۔ اس شکایت یا نفرت مین کسی اور کا کچھ نہین بگڑیگا۔ ہر طرح سے
تمھارا ہی خرابہ ہوگا۔ اگر مان باپ نے بڑی ہمدردی کی تو تمکو اپنے گھر بٹھا لینگے۔ اب تم ہی بتاؤ کہ
کیا تمھارے ساتھ یہ اچھا سلوک ہوا۔ بلکہ یہ فعل تو تمھاری پوری تکلیف اور دل آزاری کا موجب ہے
اگر تمہاری بہتری اسی مین ہوتی تو تمہاری شادی کیون کرتے۔ اب مان باپ کی ہمدردی سے
وہ لطف بھی جاتا رہا۔ تم نے اپنی نادانی سے اپنے آپ کو اور بھی مصیبت مین پھنسایا۔
اب تمھاری طرف سے اوسکے دل مین نفرت ہوجائیگی۔ اور جسقدر توقف ہوگا اوسیقدر اوسکی
نفرت و ملال مین ترقی ہوگی۔ اگر پھر اوسکے یہان آ بھی گئین جب بھی اوسکے دل مین تمہاری
طرف سے بدگمانی ضرور رہے گی۔ اور سچی محبت تمہارے طرف سے جاتی رہے گی۔ وہ تم سے
بہت سی باتین چھپائیگا۔ تم سے اوسکو اندیشہ رہیگا۔ اور سچی محبت دشواری سے پیدا ہوگی۔

بی بیو ذرا تو غور کرو کہ تمہارے ماں باپ نے تمکو ایک اجنبی مرد کے سپرد یک لخت کردیا جسکو
تم نے دیکہا تک نہین تہا۔ اسکے حقوق ایسے ہی قوی ہونگے جب تو تمکو اپنے گہر سے جدا کردیا اور
اب سے اپنے حقوق ہی اوسکے سامنے ہیچ کر لئے۔

اب تم یقین کرلو کہ دنیا مین اس سے بڑا تمہارے لئے کوئی اور نہین ہے تمہاری ہر ایک
شے اوسیکے تابع ہے اگر وہ تم سے خوش رہا تو تمکو جنت کا مزہ ہے۔ ورنہ تا زیست عذاب اور مصیبت
ہے تمہارے درمیان کسی کو دخل نہین ہے۔

اگر تم اپنے آپ کو آرام سے رکہنا چاہتی ہو تو آج سے اپنے آپ کو مردہ تصور کرلو اور اتبک کے
زندگی کو ختم سمجھو۔ اب نئی زندگی شروع کرو۔ اپنی خواہش اور پسند خاوند کے پسند کے تابع کرو
تمہین غور کرو کہ جب تمہارے اُنکے درمیان مین کوئی نہین ہے اور تمکو تا زیست اوسکا ساتھہ
دینا ہے۔ اور وہ تمہاری بہت سی خوبیون کا باعث عزت و آرام کا حقیقی ذریعہ بے فکری کا سبب ہے
تو اس حالت مین ایسے شخص کے خوش رکھنے کے لئے اگر تہوڑی دیر صبر کیا جاوے تو کیا مضائقہ
ہے۔ اس صبر مین کچہہ دقت نہین ہے۔ اگر صبر نکیا جائیگا تو دقت اور مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ
پڑے گا۔ مین نے جہانتک غور کیا ہے نیک بی بیونکو صبر کرکے کامیاب ہوتے اور بدمزاج
عورتون کو مصیبت مین گرفتار ہوتے پایا ہے۔

ایک بی بی کی حالت میرے پیش نظر ہے۔ مین اوس بی بی کی ہر طرح سے تعریف
کرتا ہون اوس نیک بخت خاتون نے اپنے خاوند کے خواہش اور پسند کی وجہہ سے
زیور کا استعمال چھوڑ دیا۔ لباس مین بھی بہت تبدیلی کرلی۔ اپنے خواہش کے کھانے
چھوڑ دئے۔ صرف خاوند کی خوشنودی کے خیال سے عام معاشرت مین عظیم تغیر کرلیا۔
آفرین ہے اس خاتون نیک مزاج پر جسنے اپنے آرام کی فلاسفی پر غور کرکے اپنے خاوند

اور اپنی اولاد اپنی ذات کو فرحت اور عیش سے ہمقرین کیا۔ اگرچہ اوس پر بہت سے حملہ ہوئے
لیکن اوس نیک بندی نے کسی ایک کا خیال تک نکیا ماں باپ کے بے موقع رنجش کے
مصیبت چند روز جھیلی لیکن اپنے خاوند کو ناخوش نکیا۔ تمام ہمجنسون کے جاہلانہ سخت الفاظ
زیور کے چھوڑنے مین برداشت کئے لیکن کیا مجال کہ اپنے مالک کی نافرمانی کی ہو۔ دونون
مین بے انتہا محبت ہے ایک قدرتی جوڑہ معلوم ہوتے ہین۔ وہ ایک دوسرے کی خاطرداری
کی وجہ سے نہایت عیش سے بسر کرتے ہین۔ وہ لوگ تکلیف مین بھی خوش رہتے ہین۔
اس یکدلی اور یکجہتی کے صحبت مین جو اولاد تربیت پا رہی ہے وہ بے مثل اولاد ہونیکا
شرف رکھتی ہے۔ مین نے اب تک ایسے ہوشیار سمجھدار بچے نہین دیکھے۔ یہی لوگ پورے
انسان ہین جو اپنی اولاد کے نیک روش ہونے کے لئے خود اوسکی پابندی کرتے ہین تعلیم
کا ابتدائی وقت ضائع ہونے نہین دیا ہے۔ بلکہ انتقال نطفہ کے وقت سے نیک مثال
پیش کر کے اوسکی سرشت مین جوہر پیدا کر دیا ہے۔ کوئی مخالف مثال اونکے سامنے پیش
نہین کرتے۔ وہ اس مسئلہ تربیت کے اہمیت کی وجہ سے راتون کو جاگ کر بسر کرتے ہین
اور تمام دن کے حرکات کا مستعدی سے خیال رکھتے ہین۔ ایک سکینڈ بھی اپنی اولاد کی طرف
سے غفلت نہین کرتے۔ اونکے بچے اگر ایک ذرا غلطی یا ضد کرتے ہین تو اونکے جان پر بنجاتی
ہے۔ یہ افعال آئندہ زندگی کی نقل ہوتے ہین۔ مین اس نیک نہاد جوڑے کی دل سے
قدر کرتا ہون اونکو بہترین انسان مین سے سمجھتا ہون۔ خدا اونکی نیکی مین برکت دیکر اونکو
دونون جہان مین اچھا رکھے۔ اور دوسرون کو اونکی نیک روش اختیار کرنے کی توفیق دے
میری نگاہ مین ایسے بھی جوڑے ہین جو مرتبہ حیوانیت سے بھی گرے ہوئے ہین۔
مین ایسے ذلیل لوگون کی تمثیل سے وقت ضائع کرنا پسند نہین کرتا۔ خدا اون کو

سے ہوسکے اپنے نفس پر قابو حاصل کر کے اپنے خاوند کو اپنا مطیع و فرمان بردار بنا لینا چاہیے
اس جادو کا اثر کبھی خطا نہین کرتا۔ وہ عورتین نہایت خوش قسمت اور قابل قدر ہین جنہون
نے اس مسئلہ کی طرف پہلے ہی سے توجہ کر لی اور اب اپنی کوشش کا میٹھا پھل کہاتی
ہین۔

۵

دنیا مین گریزان ہے مخالف سے ہر اک شخص — آتی ہے ہوا جب تو پسینہ نہین آتا
الزام عبث ہے کہ کسی مین نہین الفت — دل لینے کا خود تمکو قرینہ نہین آتا

بہنون اگر تم مین ایک ذرا بھی سوچنے سمجھنے کا مادہ ہوگا تو تم نے اپنے ماں باپ بھائی کے حالات
کو دیکھکر پورا پورا تجربہ حاصل کر لیا ہوگا اگر تمہاری والدہ نیک مزاج ہو گی تو وہ آرام سے بھی رہتی
ہوگی۔ ورنہ تکالیف کا کوئی شمار نہین ہوسکتا۔ اس زندہ مثال کے بعد کسی اور مثال کی ضرورت
نہین ہے۔ اب تمکو اختیار ہے اگر عیش و آرام سے زندگی بسر کرنا مقصود ہو تو اسپر عمل کرو
اس مقام پر ایک اور بات بھی کہنے کے قابل ہے کہ مرد اکثر اپنے فرائض ادا کرتے ہین۔ لیکن عورتین
معدودے چند ہی اپنے فرائض کا خیال رکھتی ہین۔ مرد کا کام امور خانہ داری مین صرف اتنا ہے کہ
کما کر لاوے اور عورتون کا یہ کام ہے کہ وہ اسی آمد سے اوسکی زندگی کا پورا بندوبست کر دین۔
باہر کے کام کے سوا اوسکو اور کوئی فکر نہ ہے۔ اوسی آمدنی مین سے ایک مناسب حصہ بچا کر
رکھین۔ جب وہ کسی وجہہ سے بیکار رہے تب کام آئے۔ اس خانہ داری کے انتظام کے
بعد اوس کی اولاد کی تربیت مین پوری توجہ کرین۔ ہم ان فرائض مین پورے ہوتے بہت
کم عورتون کو پاتے ہین۔ ہمارے خیال مین فیصدی ایک عورت بھی اس لیے فریضہ سے
بمشکل سبکدوش ہوتی ہے۔ اکثر عورتون کا خیال ہے کہ خاوند کمانے اور ہم کہانے آرام کرنے
کے لئے بنائے گئے ہین۔ بس ہمارا یہی کام۔ پکا کہایا آرام سے پڑے رہنا ہی کافی ہے

حالانکہ عورتون کی فرائض مردون سے زیادہ مشکل ہین۔ جو جو دقتین عورتون کو ہین مردون کو اونکا
عشر عشیر بھی نہین۔ بہت سے مرد صرف اپنے خاندانی اور آبائی جائداد کے ذریعہ سے
اپنے فرائض سے سبکدوش ہوجاتے ہین لیکن کوئی عورت بھی بغیر اپنی کوشش اور سردردی
کے سبکدوش نہین ہوسکتی۔

لطف یہہ کہ باوجودیکہ ہر عورت اپنی اولاد کے ساتھہ بیحد محبت کرتی ہے اپنا خون پلاکر
پالتی ہے۔ اوس کی پرورش مین صدہا مصیبتین برداشت کرتی ہے۔ لیکن پھیر بھی بدنام
ہوتی — اور لوگون کی برائی سنتی ہے اوسکا صرف یہی سبب ہے کہ وہ اپنے فرائض
کماحقہ پورے نہین کرتی۔ بہت سی عورتون کو خبر تک نہین ہے کہ اونکے فرائض کیا کیا ہین
اور کہانتک ہمسے ادا ہوسکتے ہین۔ یا ہماری ادنی بے پرواہی سے کیا کیا قباحتین پیدا
ہونگی۔ نیکبخت بی بی وہی ہے جو اپنے گہر کا اچھا انتظام کرے اور اپنے خاوند کو خوش رکھے
اور آنے والی مخلوق پر پوری رحیم ہو۔ اپنی یادگار اپنے سے بہتر چھوڑے ورنہ عقلا اوسکو
ایک جانور سے ہی زیادہ نہ خیال کرینگے۔ وہ بھی مثل بکریون کے ایک جاندار ہے جس نے
اپنے دودہ اور گوشت سے ایک جاندار کی پرورش کردی اور کوئی فرق نہین۔

اگر کسی نیکبخت خاتون کو کسی بدکار سرپرست سے سابقہ پڑے تو یہ بڑے امتحان کا وقت
ہے۔ اب دیکھنا یہ امر ہے کہ اوسکی بدچلنی کا کیا چارہ یا جواب ہے۔ ہم اس موقع پر بھی بجز نیک
چلنی اور صبر کے کوئی چارہ نہین دیکھتے۔ اگرچہ اس حالت مین دلکو بہت سخت ملال ہوتا ہے
لیکن پھر بھی یہ موقع امتحان کا ہے اب غور کرو کہ تم اپنے خاوند کے بدفعلی پر رنجیدہ ہوکر
بدسلوکی اختیار کروگی تو اوس سے کسکا نقصان ہوگا کیا اس بدسلوکی سے وہ اپنے عادت
چھوڑ دیگا۔ اس حالت مین نیکچلنی اور زیادہ نیک مزاجی اور بردباری کی ضرورت ہے۔ شاید اس نیک مزاجی

سے وہ شرماکر تمہارا خیال کرے۔ اور اپنے افعال پر نادم ہو۔ اگر وہ اپنے عادات بھی نہ چھوڑے
تو بھی تمکو اسی طرح سے نیکمزاجی کا برتاؤ ضروری ہے۔ اسمین صرف اوسکے بدفعلی کی خیالی معصیت
ہوگی۔ اور کچھ نہین۔ اور اگر اوس کی بدمزاجی کی وجہہ سے تمھاری جانب سے بھی
بدمزاجی اور سختی کا برتاؤ ہوا تو وہ اور بھی شوخ اور بدکار ہوجائے گا۔ اور رہی سہی دلچسپی تمھارے
ساتھہ کی جاتی رہے گی۔ اور اب پوری طور پر دل کھول کے کھلے خزانہ گمراہی پر کمر باندہے گا
تمھارا وہ بھی لطف جاتا رہے گا۔ یہ کونسا عقل کا منشا ہے کہ ایک شخص کو آگ مین جلتا دیکھکر
دوسرا بھی دیدہ و دانستہ کود پڑے۔ تم اگر اس حالت مین بھی نیک برتاؤ کرو گی تو تمام
دنیا تمھاری تعریفین کریگی۔ اور ہر شخص کو تمھارے ساتھہ مظلومیت کی وجہہ سے ہمدردی پیدا
ہوگی۔ بدمزاجی کی حالت مین تم دونون برابر ہوجاؤگے اور تمنے بدروشی اختیار کی اور
تمنے اوسکے جواب مین بدمزاجی کرکے اوسکو اور ترقی دیا گویا جلتی آگ پر تیل ڈالدیا۔ قیامت
مین بھی برابر مواخذہ اور اوس سے گمراہی اور بدکاری کا سوال ہوگا۔ تمکو نافرمانی اور
بدمزاجی کے جوابدہی کرنی ہوگی۔ اس صورت مین بھی تمکو اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ
نہین ہے کہ تم اپنے رحمدلی اور نیک مزاجی صبر و تامل کے پانی سے اوسکی بدروشی کا دہبہ
دور کرنے کی کوشش کرو۔ اور اگر تم ناکام رہو تو نہایت استقلال سے صبر کرو۔ اس بڑی
تکلیف سے بچنے کا اگر کوئی ذریعہ ہے تو یہی نیک مزاجی ہے ورنہ اور چیزون سے بجائے کامیابی
کے اور زیادہ ترقی ہوگی اور نہایت دلیری سے کرنا شروع کردیگا۔ میری نگاہ مین بہت
سی نیکبخت عورتین ہین جو ایک بڑی مصیبت مین مبتلا ہین وہ اس مصیبت سے بچنے کیلئے
اپنے مرنے کی دعا کرتے ہین۔ خدا اون کو جلد سمجھہ دے کہ وہ ان اسباب کو سمجھہ کے اس
مصیبت سے بہت جلد نجات پاسکین۔ عورتون سے اسکے مقابل مین اور بہت سی غلطیان

منزر دہوتی ہین ۔مثلاً وہ خفا ہو کر اپنی ماں کے گھر چلی جاتی ہین ۔ وہ نہین سمجھتین کہ اس سے اسکی عادت مین اور ترقی ہو گی ۔ ہلے ز دک ٹوک اپنی خواہش پوری کریگا رہا سہا خیال بھی اس ایک غلطی کی وجہ سے جاتا رہے گا ۔ اور پوری طور سے نفرت ہو جائے گی ۔ اب تم ہی سوچو کہ اس برتاؤ سے تمکو کیا حاصل ہوا تمہارے اس رنج مین کون شریک ہو سکتا ہے ۔ یہ تو تمہاری تقدیر مین لکھا تھا تمکو نہایت جرأت سے برداشت کرنا چاہیئے ۔ شاید خدا اسکے دل مین خیال ڈالدے ۔ اور وہ تمہاری عزت اور قدر کرے ۔ تم اس حالت مین صبر کر کے خدا کی درگاہ مین دعا کرو ۔ گو صبر مین تکلیف ہے مگر صبر کا پھل میٹھا ہے ۔ خدا صبر کرنے کی تاکید کرتا اور خود بھی ساتھ دیتا ہے ۔ صابر کو بہت بڑا بدلا ملتا ہے اس حالت مین اپنا دل عبادت کی طرف زیادہ رجوع کر دینا چاہیئے جسمین دونون جہان کا فائدہ ہے ۔ میان بی بی کی خوشنودی کی بہت ضرورت ہے جو عورت و مرد باہم محبت رکھین گے ۔ ضرور ایکدوسرے کی خوشنودی کا خیال رکھین گے ۔ عقلمند عورت ہر ایک جسمانی اور روحانی خوشی کا پورا خیال رکھیگی ۔ روحانی خوشی بغیر علمی مذاق کے غیر ممکن ہے یہ خوشی سب سے بڑی اور پائدار ہے ۔ اسکے لئے تحصیل علم ضروری ہے جسمانی خوشی سریع الفنا ہے ۔ ایک پل مین ختم ہو جاتی ہے زیادتی سے نقصان کرتی ہے ۔ بعض بی بیان بہت نیک سرشت نیک مزاج ہوتی ہین ۔ اپنے خاوند کو بڑی عزت سے دیکھتی ہین ۔ اونپر اپنی جان قربان کرنے کو تیار رہتی ہین لیکن اوسکی ماہیت سے بہت کم واقف ہوتی ہین ۔ ناواقفیت اور بعض ۔ کاہلی کے سبب سے اتنی بڑی شئے سے محروم رہتی ہین ۔ ہر شخص کی قسمت ایک سی نہین ہوتی ۔ کوئی خوشحال ہوتا ہے ۔ اور کوئی تکلیف و مصیبت سے بسر کرتا ہے ۔ اگر ہر شخص کی خوشی کا ایک ہی معیار مقرر کیا جائے تو کیونکر بسر ہو سکے ۔ اسلئے اگرچہ تمہارا خاوند کتنا ہی تنگ حال ہو نہ کو سو وہ غریب کیا کرے ۔ کیا وہ تمہارے آرام کا دشمن ہے جب زمانہ اوسکی مدد نہین کرتا تو وہ کیا کرے ۔ تمہاری نیکی اوسوقت مین ظاہر ہوگی جب تم اوسکو اس

اکثر عورتین اپنے وقت بے پروائی سے ضائع کرتی ہین وہ کبھی بھولے سے بھی وقت کی قدر نہین
جانتین جب ذرا کاروبار خانہ داری سے فرصت ملی۔ پاندان لیکر بیٹھہ گئین اڑوس پڑوس کی
دو چار عورتین جمع ہوگئین ادہر ادہر کے گپ شپ شروع ہوئی۔

وہ کبھی اسکا خیال نہین کرتین کہ ہمارا کام ابھی پورا نہین ہوا ابھی سب سے بڑا کام باقی ہے
بیکار باتون سے دماغ خراب ہوجاتا ہے۔

وقت کو ان تین امور پر ضرور تقسیم کرلینا چاہئے۔ انتظام خانہ داری۔ تعلیم و تربیت اولاد۔
ترقی علم۔ اگر عورتین ان تین کامون کو اپنے اوپر لازم کرلینگی تو بیکار نہ رہینگی اور کوئی کام بند نہ رہیگا
بیکاری کے کل نقصانات سے امن مین رہنگی۔ اونکو جب اپنے گہر کے کاروبار سے فرصت
ملے تو کوئی عمدہ کتاب دیکہا کرین لیکن اسکا خیال رہے کہ جو کچھہ دیکہین سمجھہ کے دیکہین۔ اگر کچھہ سمجھہ
مین نہ آئے تو لغت یا کسی کی مدد سے سمجھہ لین۔ اور جو کچھہ دیکہین کم و بیش یاد ہوجائے
اگر ممکن ہو تو کسی کے سامنے اونہین باتون کو بیان کرین۔ اس سے قوت حافظہ قوی ہوگی۔
اور اپنے خیالات ظاہر کرنے کی قوت ترقی کریگی۔

اگرچہ کم دیکہین لیکن خوب سمجھہ کے دیکہین۔ اس بات کا بھی بہت خیال رکہین کہ قصہ
کہانی کی بیکار کتابین بہت بری چیز ہین۔ اونکو دیکہنے سے نہ دیکہنا بہتر ہے۔ کتب بینی کی غرض
پہلے سوچ لین۔ اگرچہ اس زمانہ مین شرفا عورتون کے کام کاج کو ذلت کی نظر سے دیکہتے
ہین۔ لیکن سوائے قباحت عرفی کے کوئی اصلی قباحت نہین معلوم ہوتی اگر عورتین بھی اپنے
ہنر سے مناسب طریق سے دنیا کے کاروبار کرسکین تو نہایت مناسب ہے کیا خبر ہے کہ ہمیشہ
ایک ہی حال پر بسر ہوگی۔ اگر گردش زمانہ سے سرتاج جدا ہو جائے تو اب کیونکر بسر ہوسکیگی۔
صدہا عورتین اپنے خاوندون کے بعد طرح طرح کے مصیبتون مین گرفتار ہوتی ہین کوئی اپنی زندگی

چکی ہیں کر کوئی چیز خاکات کر کوئی سلائی کرکے بسر کرتی ہے۔ کاش اگر وہ دنیا کا ہنر جانتی ہوتین
تو آج اونکے کام آتا۔ زندگی آرام و عزت سے بسر ہوتی شرافت کسی پیشہ سے متعلق نہین اور نکمی
مین عار ہے سب سے زیادہ خراب اور قابل نفرت شئے کاہلی ہے۔ شریف آدمی کاہل نہین ہوسکتا۔
تم خود ہی غور کرو کہ ضرورت کے وقت تم کیا کرو گی جب کوئی مصیبت سر پر آجائیگی تو ناچار برداشت
کرنی ہوگی اسی دن کا خیال کرکے ہر شخص کو کچھہ نہ کچھہ ہنر سیکھنا چاہئے۔ اگر عزت و آرام کی زندگی مطلوب
ہو تو کاہلی اور بیکاری سے بچو۔ اور ہر طرح کے نیک و بد کا خیال رکھو اپنے جسم کے ساتھہ دماغ
سے بھی کام لیا کرو۔ تمہاری عزت تمھارے خاوند اور عزیزون کی نظر مین اوسوقت زیادہ
ہوگی جب تم اپنے کاروبار پوری طرح سے کرسکو گی۔ خود تمہاری طبیعت بھی خوش رہے گی۔
مشغولی کی وجہ سے تمہارے صحت اچھی رہے گی۔ لوگ تمھاری نظیر دینگے۔ تمہاری پیروی کی
کوشش کرینگے۔ تمہارا شمار دنیا کے باکار عورتون مین ہوگا۔ تمکو کسی کی حاجت نہو گی۔ دوسرو
کی ضرورتین تم سے پوری ہوسکینگی۔ تمہارا درجہ خدا کے نزدیک بھی زیادہ ہوگا۔ بڑے بڑے پیغمبرون
نے اپنے گھر کے کاروبار کئے ہین۔ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا خود اپنے گھر کے کاروبار
کیا کرتی تھین۔ اپنا کام کرنے مین کیا برائی ہے۔ ہاتھہ پیر کام کرنے ہی کیلئے دئے گئے ہین۔
یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ اسوقت جسقدر مراسم شادی و غمی رائج ہین اون مین زیادہ تر
عورتون ہی کا دخل بتایا جاتا ہے۔ کسی قدر صحیح بھی ہے۔ ذرا ذراسی رسمون مین تمہارا یہ حال ہے
کہ اگر بچہ کی ختنہ یا تسمیہ خوانی یا عقیقہ دہوم دہام سے نہوا تو رنج و غم کی کچھہ حد نہین گویا ایک بڑا
رکن زندگی فوت ہوگیا جسکی وجہ سے آبرو مین فرق آگیا۔ بچے کے بیاہ و شادی مین مراسم دہوم
دہام سے نہوئے تو قیامت آگئی۔ جائداد رہن مکان بیع قرض وام کرکے دو روز کے نمائشی
خوشی مین ہمیشہ کی مصیبت سر پر لی۔ ایک شادی کیا کی کہ گھر برباد کردیا جو کچھہ جائداد تھی شادی

جن لوگون کے پاس دولت تھی وہ لوگ اپنے لطف کے واسطے اس قسم کے موقعون پر اپنے دوست
واحباب کو جمع کرکے خوشی مناتے تھے چونکہ ہر انسان مین نمایش کا مادہ ہے۔ ایک دوسرے کی
دیکھا دیکھی ہر ایک کرنے لگے اب ایک قسم کی ضروری شے ہوگئی اگرچہ حالت اوسکی مقتضی نہ بھی
ہو لیکن عامیانہ تقلید ضرور پوری ہو۔ اس حد تک تو زیادہ مضائقہ نہین لیکن ایسی حالت مین کہ اس قسم
کی مصیبت سر پر منڈلاتی ہو۔ اُسوقت اس قسم کے فضول خرچی خودکشی سے بھی زیادہ بری ہے
تاریخ دیکھو یہ مراسم کب نکلے ہین ذرا غور کرکے اسکے نتیجہ کو سوچو کہ یہ کسقدر بربادکن شے
ہے۔ البتہ اگر دولت وافر ہو تو ایک حصہ اس قسم کی خوشی مین صرف کر دیا جائے۔ تو زیادہ مضائقہ
نہین ہے لیکن صرف تکمیل رسم کیواسطے اپنی آپ مصیبت سر پر لینا دانائی سے بہت
دور ہے۔ عقل کا منشا تو یہ تھا کہ اپنی دولت نیک کامون مین صرف کرتے نہ یہ کہ قرض لیکر
فضول خرچی کی ایک تو کریلا کڑوا دوسرے نیم چڑھا۔

اگر طبیعت نام و نمود سے باز نہین آتی تو اپنی اولاد کی حقیقی بہبودی مین صرف کرو
اوسکی تعلیم نہایت عمدہ طور پر کراؤ اور ضروری کامون مین دو جس سے نام بھی ہو اور کام بھی چلے
ہر شخص کچھہ نہ کچھہ اپنی اولاد کے مراسم مین صرف کرتا ہے۔ پیدائیش سے انتہا تک جو
رقم مراسم مین صرف ہوتی ہے اگر وہ اوسکے تعلیم و تربیت مین صرف کی جائے تو بہت اچھا نتیجہ
ہو ایک روز اوس سے زائد وصول ہو سکے۔

جن لوگون نے رسم مین انہماک کیا وہ سب حضرات نہایت ندامت کے ساتھ اپنی غلطی کا
اعتراف کرکے پشیمان ہوتے ہین لیکن اب پچھتائے کیا ہووت ہے جب چڑیان چگ گئی کھیت۔ جو لوگ
اس مصیبت سے کنارے ہین اونکو خیال رکھنا چاہئے کہ کبھی مبادا وہ بھی نہ اس مصیبت مین اپنے
کو گرفتار کرا دین۔

جائے انصاف ہے کہ اس زمانہ مین بیاہ و شادی مین جو روپیہ صرف کیا جاتا ہے وہ کسی جائز
مصارف مین بخیین اوٹھایا جاتا۔ شادی خوشی کا نام ہے۔ جو اس زمانہ کی شادی مین میسر نہیں ہے
جن لوگون کے پاس دولت ہے اور طبیعت بہی نام و نمود کو پسند کرتی ہے اونکو بجائے ان
بیجا مصارف شادی کے اپنی اولاد کے آئندہ زندگی کے لئے آرام کا پورا پورا بندوبست کر دینا
چاہیے جس سے حقیقت مین یہ شادی حقیقی خوشی اور خانہ آبادی کا ذریعہ ہوسکے۔ اور آئندہ مخلوق آرام
سے زندگی بسر کرسکین۔ اگر یہی طریقہ ہر شخص کے یہان جاری ہوجائے تب بہی بہت غنیمت ہے
کیونکہ شادی کرنے کے بعد حسب حیثیت مکان لباس معاشرت سب کچھہ بدلدیا جائے اور اس
نئے تغیر کی وجہ سے حقیقی شادی ہو اور اولاد بہی شاد و بامراد ہوسکے۔ گو اس رائے کو نہایت حقارت
کی نگاہ سے دیکھا جائیگا کہ تمام لوگون کے روزگار ڈوب جائینگے لیکن عقلمند لوگ اس رائے کو
نہایت انصاف سے پسند فرمائینگے۔ اگرچہ یہ ممکن ہے کہ سردست وہ پوری طور پر عمل بہی نکرسکین۔

اس زمانہ مین جبکہ آمدنی کی قلت ہے تو اوسوقت کوئی تدبیر اس سے بہتر نہین ہے کہ اخراجات
بہی گہٹا دئے جائین۔ اور مراسم کو پورے طور پر خیرباد کہدیا جائے اور جو کچھہ روپیہ بچہ کے ابتدائے
پیدائش سے اوسکے مراسم مین خرچ ہوتا ہے وہ اوسکی تعلیم مین صرف کیا جائے اور شادی کے
مراسم کے بجائے اوسکو ایک مکان یا باغ (جیسی حیثیت ہو) مع ضروری سامان کے دیکر
مابقی رقم نقد دیجائے تاکہ وہ اپنے حسب خواہش اپنی بہتری مین خرچ کرسکین۔ اور شادی
کی سچی خوشی حاصل ہو۔ یہانتک دیکھا گیا ہے کہ لوگ شادی مین بہت دہوم دہام کرتے ہین۔ بعد شادی
کے رہنے کو مکان کہانے کا سامان تک نہین رکہتے یہ صرف اس دکہاوے کے رسم کی خرابی ہے اگر یہ چہوڑ
دیجائے تو بہت آسانی ہے و نیز اس ایک رسم کے کارن بہت سے لوگ اپنی صحت ضائع کردیتے ہین نہ تو مراسم شادی کے
بجا آوری کی قدرت ہوتی ہے اور نہ بغیر اسکے چارہ اسلئے بڑی بڑی انتظار مین طرفین کی مٹی پلید ہوتی رہتی ہے

اور بہت سے خاندان کی لڑکیان دوسرون مین چلی جاتی ہین۔ کیونکہ وہ جسکو زیادہ پسند کرتے تھے
اور جو ہر طرح سے اوسکا اہل تھا۔ وہ رسم کے نہ انجام دہی سے محروم رہا۔

شریعت نے آسانی پر نظر رکہتے ہوئے صرف ایجاب وقبول پر اسکو منحصر کیا لیکن افسوس کی بات
ہے کہ ہم لوگون نے خدا کے قانون کو صرف بندون کے رسم اور زمانہ کے دکہاوے کے خیال سے سخت
کرکے اسکو نہایت سخت پیچ در پیچ کرکے اس قابل بنا دیا کہ بجائے شادی خانہ آبادی کے خانہ بربادی
کہنے کے لائق ہوگئے۔ جو لوگ خدا اور رسول کے حکم اور ضروری کام مین سختی کرکے لوگون کو تکلیف
دیتے ہین۔ وہ قیامت مین ضرور سزا پائینگے۔ اور جو لوگ اس قبیح فعل کو صرف خدا کی خوشنودی
کے خیال سے چہوڑ کے صرف شریعت کی پیروی کرین گے وہ دین اور دنیا دونون مین سرخرو
اور باآبرو رہینگے۔ یا اللہ تو اپنا فضل کر اور لوگون کو اچھے عمل کی توفیق عنایت فرما۔ اور ورطۂ
ہلاکت سے نجات دے جس چیز سے تو خوش ہوتا ہو اوسیکی خواہش دل مین پیدا کر دے۔ اور
جو چیز تجہکو نہ پسند ہو اوس سے دور رکھ اور اس مرحوم امت پر رحم فرما۔ اسکو قعر مذلت سے نکال
ہر ایک چیز مین علم اور عمل کی توفیق دے۔ اس ہیچمدان بندے کو اپنی مخلوق کی خیر خواہی اور اپنی
عبادت مین سرگرم رکھ۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔